Rev. Amos Masih

ڈھول کا پول

ڈھول کا پول!

یعنی

"یہوّاہ کے گواہوں" کی غلط گواہی

مؤلّفہ

ڈاکٹر ڈیوڈ ایل۔ ڈائی۔ پی۔ ایچ۔ ڈی

گارڈن کالج راولپنڈی

مترجمہ

ڈبلیو۔ ڈی۔ چوہدری

باراوّل ۱۹۵۹ء تعداد ۱۰۰۰

"یہوّاہ کے گواہوں" کی ماضی پر ایک نظر:-

آجکل کئی ممالک میں بازاروں اور گھروں میں ایک ایسا گروہ پایا جاتا ہے جو کہ ایک ایسی گورنمنٹ کے جو خُداوند کی ہدایت سے چلتی ہو سرگرم "گواہ" کہلاتے ہیں۔ یہ گروہ "یہواہ وٹنس"، "واچ ٹاور سوسائٹی" اور "انٹرنیشنل سٹوڈنٹ ایسوسی ایشن" کے ناموں سے پکارا جاتا ہے۔ وُہ ایک رسالہ بنام "اویک" (AWAKE) اور کتابیں بنام "خُدا سچا ٹھہرے اور سچائی ہمیں آزاد کرے گی" تقسیم کر رہے ہیں۔ گو یہ لوگ دعوے کرتے ہیں کہ اُنہیں خُداوند سے ایک نیا مکاشفہ ملا ہے لیکن فی الحقیقت وُہ ابلیس کے نہایت ہی ہوشیار ایلچی ہیں۔ یہ اُن میں سے ہیں جن کا ذکر ۲ کرنتھیوں ۱۱: ۱۳-۱۵ میں پایا جاتا ہے "کیونکہ ایسے لوگ جھوٹے رسُول اور دغابازی سے کام کرنے والے ہیں اور اپنے آپ کو مسیح کے رسُولوں کے ہمشکل بنا لیتے ہیں اور کچھ عجیب نہیں۔ کیونکہ شیطان بھی اپنے آپ کو نورانی فرشتے کا ہمشکل بنا لیتا ہے۔ پس اگر اُس کے خادم بھی راستبازی کے خادموں کے ہمشکل بن جائیں تو کچھ بڑی بات نہیں لیکن اُن کا انجام اُن کے کاموں کے موافق ہوگا"۔

ذرا سوچئے کہ شیطان انسانوں کے دلوں کو سچائی سے کیسے پھیرتا ہے۔ باغِ عدن میں آدم اور حوّا کو آزماتے وقت اس کا طریقہ یہ تھا کہ خُداوند کے کلام کے معنوں کے بارے میں شک پیدا کرے۔ "ہاں کیا خُدا نے کہا ہے؟ ــــــــ" اُس وقت سے شیطان کے مختلف طریقوں میں سے شک پیدا کرنا اُس کا عظیم ہتھکنڈا رہا ہے۔ گذشتہ کئی سالوں سے وہ یہ طریقہ استعمال کرتا رہا ہے اور بعضوں کا ایمان اُس کی مکّاری سے مغلوب ہو رہا ہے۔ پاکستان کی مسیحی جماعت میں سے وہ

لوگ جو کہ ایمان میں مضبوط نہیں اور محتاط نہیں اور بائبل کی مکمل تعلیم کو نہیں جانتے اور نہ ہی اُس پر پختہ ایمان رکھتے ہیں۔ بہت ممکن ہے کہ شیطان کے شکار ہو جائیں۔ "ہوشیار رہو تمہارا مخالف ابلیس ڈھونڈتا پھرتا ہے کہ کس کو پھاڑ کھائے"۔ پڑھیئے ۱۔پطرس ۵:۸۔

جیسے کہ شیطان نے حوا کو سکھایا کہ خُدا کے فرمان پر شک کرے۔ ایسے ہی آج کل "یہوواہ ڈٹنس" کلام سے ناواقف مسیحوں میں خداوند کے خالص کلام پر شک پیدا کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اور کلام کی بجائے اپنی دلائل پیش کرتے ہیں۔ اس گروہ کے بانی مسٹر رسل نے بائبل کے متعلق یوں لکھا ہے "آیئے بائبل کے خصائل کو جانچیں جس کے متعلق الہامی ہونے کا دعویٰ کیا جاتا ہے۔ اور دیکھیں کہ آیا اُس کی تعلیم جو کہ ہم ازروئے عقل خُدا سے منسوب کرتے ہیں اُس کے مطابق ہے یا نہیں"۔ دُوسرے لفظوں میں اِس شخص نے محض اپنے تخیل سے ہی سوچ لیا کہ خُدا کیا ہے۔ تب اُس نے خُدا کی ہستی کے بارے میں اپنے خیالات کا اور بائبل کی تعلیم کا مقابلہ کیا۔ چونکہ بائبل خُدا کا الہامی کلام ہے اس لئے یہ رسل کے خیالات کے مطابق کیوں ہو لہٰذا وہ مجبور ہو جاتا ہے کہ یا تو تفسیریں اور تشریحیں کرے یا بائبل کی تعلیم، عبارت، متن اور ترجمے کو نمایاں طور پر بدل ڈالے۔ ملاحظہ فرمایئے کہ مسٹر رسل اور اُس کے پیراؤ انسانی عقل کو بائبل کی سند پر کیسے فوقیت دیتے ہیں۔ وہ اپنی تصنیف بنام "کلام کا مطالعہ" کے اوّلین صفحات میں یہ بھی لکھتا ہے کہ بجائے اِس کے کہ تفسیروں کو نظر انداز کیا جائے اور بائبل کو پڑھا جائے بہتر یہ ہے کہ بائبل کو نہ ہی پڑھیں لیکن اس کی تفسیریں ضرور پڑھ لیں۔ اس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ "یہوواہ کے گواہوں" کا فرقہ دراصل بائبل کو خُدا کا الہامی کلام نہیں مانتے گو ظاہراً وہ کتنا ہی کہیں کہ وہ مانتے ہیں۔

اِس سے قبل کہ ہم اِس فرقے کے عقائد کا جائزہ لیں۔ آیئے ہم اختصار کے ساتھ اِس تحریک کی تاریخ پر نظر ڈالیں۔

جب رسّل بچّہ تھا تو جہنّم کے ڈر کا ہوّا اُسے اکثر ستاتا رہتا۔ اور اُس کی وجہ یہ تھی کہ اُس کی کلیسیا سے اُسے بہت ہی ناقص بنیادی تعلیم ملی تھی۔ ایک دہریے دوست سے اُسے رابطہ ہُوا جس سے اُسے تسکین حاصل ہوگئی۔ لیکن بعد ازاں اپنے مذاق کا کا کوئی بھی مذہب نہ پانے پر ایک اپنے نئے مذہب کی داغ بیل ڈالنے کی ٹھان لی جس کا بنیادی اصُول جہنّم کی نفی تھا۔ اس کے بعد وُہ کھُلم کھُلا اور بیباکی سے منظم کلیسیا اور خادم الدّینوں کے خلاف الزام و اتہام تراشنے لگا۔ ناگوار تفصیلات میں اُلجھے بغیر صرف اتنا عرض کرنا مناسب ہوگا کہ رسّل کا اپنا چال چلن بلا الزام نہ تھا۔ اُس کے ازدواجی تعلقات بہت ہی دلخراش تھے۔ اور اُس کی بیوی نے زنا کی بنا پر اُس سے طلاق حاصل کرنے کے لئے اُس پر مقدّمہ چلایا۔ جس سے اُس کی بہت ہی بدنامی ہُوئی۔ گندم کو گراں قیمت پر فروخت کرنے کی فریب دہی کی سکیم کی وجہ سے بھی اُس کو عدالت میں پیشیاں بھگتنی پڑیں (اِس واقعہ کو اکثر "گندمی معجزہ" کے نام سے یاد کیا جاتا ہے) اِس دھوکا دہی کے الزام سے اُس کا نام اور بھی رسوا ہوگیا۔

ہر ایک توقع کرے گا۔ کہ وُہ شخص جو کہ تمام کلیسیا اور سب خادم الدّینوں کو جھُوٹا گردانتا ہے کم از کم بذاتِ خود تو سچا اور راست ہو۔ اُس کے خلاف کئی مقدموں میں سے ہم ایک کا ذکر کرتے ہیں۔ کینیڈا میں ہیملٹن اونٹیرا کے مقام پر اُس نے قسم اُٹھا کر تحریر کیا کہ اُسے یُونانی آتی ہے۔ تب اُسے یُونانی کا ایک نیا عہدنامہ دیا گیا اور پڑھنے کو کہا گیا۔ لیکن معلوم ہُوا کہ وُہ یونانی سے بالکل کورا ہے۔ تب اُس نے اقبال کیا کہ اُسے یُونانی۔ لاطینی اور عبرانی بالکل نہیں آتیں۔ جن میں کہ بائبل کے قدیم اصلی نسخے لکھے گئے ہیں۔ اور بائبل کے عالم اِن کا مطالعہ کرتے ہیں۔ یہ وہی شخص ہے جس

نے مشتہر کیا تھا کہ بائبل مقدس کے تمام موجودہ ترجمے ناقابلِ اعتبار ہیں اور تمام دیگر مذاہب مسیحیت کے خلاف ہیں★

رسل نے ایک تصنیف کے سلسلے میں جسے "نوشتوں کا مطالعہ" (STUDIES IN SCRIPTURES) کہا جاتا ہے۔ رائے زنی کی ہوئی ہے۔ ۱۹۱۶ء میں اس کی موت کے بعد اُس کی تصنیفوں کی آخری جلدوں میں کچھ ایسی باتیں ہیں جو کہ اُن کے پیرآؤں میں اختلاف کا موجب بن گئیں۔ اُن گروہوں میں سے جنکو آپس میں اختلاف تھا۔ ایک گروہ نے اپنے آپ کو ایک تحریک میں منظم کر لیا ہے جس کو "یہوّاہ وٹنس" یعنی یہوّاہ (خدا) کے گواہ کہتے ہیں۔ ۱۹۳۱ء میں انہوں نے یسعیاہ ۴۳ : ۱۰ میں سے اپنی تحریک کا نام چُن لیا۔ "جج" جے۔ ایف رو تھرفورڈ (J. F. RUTHERFORD) نے اُس کی قیادت سنبھال لی۔ رو تھرفورڈ کسی کچہری کا جج نہ تھا۔ لیکن یہ خطاب اپنے آپ پر چسپاں کر لیا۔ گو وُہ ایک وکیل تھا۔ اور رسل کے کئی مقدموں میں اُس کا وکیل تھا۔ رو تھرفورڈ خود بھی پہلی جنگ عظیم کے دوران میں غدّاری کی تقاریر کرنے کے الزام میں نو ماہ قید ہو گیا تھا۔ اِس قید کو اُس نے مذہب کی خاطر "ایذا رسانی" کے نام سے تعبیر کیا۔ ۱۹۴۲ء میں کیلیفورنیا میں اپنے محل میں وفات پانے تک ریڈیو اور تحریروں کے ذریعے سے اُس نے "یہوّاہ وٹنس" کی تحریک کو تعمیر کر لیا۔ اِس گروہ کے موجودہ بیشتر بُنیادی اصُول رسل اور رو تھرفورڈ کی تصانیف سے لئے گئے ہیں۔ گو اِن کی بدنام زندگیوں کی وجہ سے اُن کے گروہ اُن کا کوئی خاص تذکرہ نہیں کرتے۔

اگر کسی مذہبی تحریک کو ہم اُس کے ہادی کی زندگی کی روشنی میں جانچیں تو ہمیں افسوس سے کہنا پڑے گا کہ "یہوّاہ کے گواہوں" کا گروہ کسی گنتی میں نہیں آتا۔ لیکن فی الحقیقت کسی تحریک کو اُس کے عقیدے اور بُنیادی اصُولوں سے پرکھنا چاہیئے۔ اب

★ 1 "Some Modern Religions" 2. "Chaos of the Cults."

ہم اِس کسوٹی کو برتیں گے جیسے کہ بائبل ہمیں بتاتی ہے " شریعت اور شہادت پر نظر کرو۔ اگر وُہ اس کلام کے مطابق نہ بولیں تو ان کے لئے صبح نہ ہوگی (یسعیاہ ۸: ۲۰) ہم قارئین پر چھوڑتے ہیں کہ وُہ اندازہ لگائیں کہ اِس گروہ کی تعلیم کلام پاک سے کتنی دُور افتادہ ہے۔ کیونکہ ان لوگوں نے بالکل ہی انسانی عقل اور دنیوی فہم و فراست سے کام لیا ہے۔ لہٰذا اُنہوں نے بہت سے عقائد تراش لئے ہیں۔ جوکہ بائبل مقدس کی تعلیم کے برعکس ہیں۔ اُن عقائد کو جاننے کے لئے ہمیں ان بدعتوں سے خُوب واقف ہونا چاہیئے۔ اور یہ بھی جاننا چاہیئے کہ بائبل مقدس اُس کے بارے میں کیا کہتی ہے۔ اس کتابچے میں " یہوواہ کے گواہوں " کی صرف چند ایک بدعتوں کو بے نقاب کیا جائیگا

مسیح کی اُلوہیّت اور تثلیث :-

" یہوواہ کے گواہ " تعلیم دیتے ہیں کہ مسیح ایک مخلوق تھا اور گھٹیا درجے کا خلق کیا ہُوا ایک دیوتا تھا۔ اُن کا اعتقاد ہے کہ وُہ ایک اعلےٰ فرشتہ ہے اور ابدی نہیں۔ اور وُہ نہ ہی خُدا ہے اور نہ ہی خُدا کے برابر ہے۔ مگر ایک باشعُور انسان جس کا دعوےٰ ہے کہ بائبل خُدا کا کلام ہے وُہ مسیح کی اُلوہیّت کو ضرور مانے گا۔ پرانے اور نئے عہد نامے میں یہ صاف طور پر بتایا گیا ہے کہ مسیح خُدا کا بیٹا ہے (عبرانیوں ۱: ۱-۳۔ یُوحنّا ۵: ۱۸، وغیرہ) جو کہ ہمیشہ سے ہے (یُوحنّا ۱: ۱، یُوحنّا ۱۷: ۵، میکاہ ۵: ۲) جوکہ خلق نہیں کیا گیا (کلسیوں ۱: ۱۵-۱۷، یُوحنّا ۱: ۱۴) جوکہ خدا کے برابر ہے۔ (فلپیوں ۲: ۵-۱۱، یُوحنّا ۵: ۱۸، یُوحنّا ۱۰: ۳۰، یسعیاہ ۹: ۷) علاوہ ازیں خُدا بیٹے کی شکل میں خود دُنیا میں آیا۔ اِنسانی صُورت اختیار کی (یُوحنّا ۱: ۱-۱۴) ۲۔کرنتھیوں ۵: ۱۹) اور نجات دہندہ ہوگیا ططیس ۲: ۴-۷ ملاحظہ کیجئے جہاں ایک مرتبہ " خُدا ہمارا نجات دہندہ " اور دوسری دفعہ

"مسیح ہمارا نجات دہندہ" لکھا گیا ہے۔ یہ صاف ظاہر کرتا ہے کہ پولوس رسول حقیقتاً جانتا ہے کہ "مسیح" خدا ہے۔

ملاحظہ فرمائیے کہ خدا پولوس رسول کی معرفت کلسیوں ۲ : ۸-۱۰ میں ہمیں کیا بتاتا ہے اور ہوشیار رہیں کہ کوئی آپ کو پاک کلام کی صاف تعلیم سے گمراہ نہ کر دے۔ جو کہ سکھاتی ہیں کہ خدا کی خالص الوہیت مسیح میں پورے طور پر سکونت کرتی ہے۔ مندرجہ بالا حوالوں کو پڑھیئے اور اپنے آپ کو سچائی میں محکم کر لیجئے۔ کلام پاک میں اور بھی کئی حوالے ہیں جو کہ بائبل پر ایمان رکھنے والے پر صاف ثابت کرتے ہیں کہ یسوع مسیح خود خدا تھا جو کہ مجسم ہوا۔

مثال کے طور پر دیکھئے۔ ا۔یوحنا ۵ : ۲۰ "وہ حقیقی خدا ہے۔" رومیوں ۹ : ۵، سب کے اوپر اور ابد تک خدائے محمود ہے۔" مکاشفہ ۱۲ : ۸ "برہ ——— ——— جو بنائے عالم کے وقت سے ذبح ہوا ہے۔" یسعیاہ ۹ : ۶-۷، خدائے قادر ابدیت کا باپ"، اعمال ۲ : ۲۸، "خدا کی کلیسیا جسے اس نے خاص اپنے خون سے مول لیا۔" پرانے عہد نامے کے حوالوں کو بھی دیکھئے اور ملاحظہ کیجئے کہ نئے عہد نامے کا یسوع مسیح پرانے عہد نامے کا یہوواہ ہے۔ خاص کر یسعیاہ ۶ : ۱-۳ کا یوحنا ۲ : ۲۸-۴۱ سے مقابلہ کیجئے اور دیکھئے کہ یوحنا کہتا ہے کہ یسعیاہ نے یسوع مسیح کو دیکھا۔ نئے عہد نامے کے مندرجہ ذیل حوالوں کا پرانے عہد نامے کے متعلقہ حوالوں سے مقابلہ کیجئے۔ یسعیاہ ۴۰ : ۳ اور متی ۲ : ۳۔ زبور ۲۴ : ۷ اور ۱۔کرن ۲ : ۸، یرمیاہ ۲۳ : ۵-۶ اور ۱۔کرن ۱ : ۳۰، "یہوواہ ہماری راستبازی۔" زبور ۹۷ ۹ اور یوحنا ۳ : ۳۱ یسعیاہ ۴۴ : ۶ اور مکاشفہ ۱ : ۱۷، یسعیاہ ۴۸ : ۱۲-۱۸ ۔ مکاشفہ ۲۲ : ۱۳، یسعیاہ ۶ : ۱-۳ اور یوحنا ۱۲ : ۴۱ کیساتھ یسعیاہ ۸ : ۱۳-۱۴ اور ۱۔پطرس ۲ : ۸ اور ۳ : ۱۵۔ متی ۱ : ۲۳ اور طیطس ۲ : ۱۳ بھی دیکھئے۔ دوسری غور طلب بات یہ ہے کہ یسوع مسیح نے اپنی پرستش کو قبول کیا۔" یوحنا ۲۰ : ۲۸۔ متی ۲ : ۲، ۱۱، یوحنا ۹ : ۳۸۔

متی ۲۸ : ۹، اور فلپیوں ۲ : ۹ - ۱۱، اور مکاشفہ ۵ : ۸، ۱۲ - ۱۴ کے مطابق آسمان پر بھی اُس کی پرستش ہوگی۔ کسی بھی انسان کے لئے یہ نہایت معیوب ہے کہ سوائے خُدا کے کسی شئے یا کسی شخص کی پرستش کرے" اعمال ۱۰ : ۲۵ - ۲۶، ۱۴ : ۱۱ - ۱۵، مکاشفہ ۲۲ : ۸ - ۹، بلکہ فرشتوں کی پرستش بھی ناروا ہے۔ ردکلسیوں ۲ : ۱۸۔ پرستش تو صرف خُدا ہی کے لئے مخصوص ہے (متی ۴ : ۱۰، خروج ۲ : ۲ - ۵) لہٰذا ثابت ہُوا کہ یسُوع نے جانا کہ وُہ خُدا تھا اور قابل پرستش تھا۔ اگر آپ ان حوالوں کو پڑھیں اور غور کریں تو آپ پر عیاں ہو جائے گا کہ مسیح کے متعلق "یہوواہ کے گواہوں" کی تعلیم کتنی باطل اور جھُوٹی ہے اور مسیح کے پاک نام کی سراسر توہین اور بے عزّتی ہے۔

یہ سچائی جو کہ اظہر من الشمس ہے۔ اِس کو رد کرنے کے لئے "یہواہ کے گواہوں" نے طرح طرح کی حُجّتیں اور بہانے بنا رکھے ہیں۔ وُہ عموماً حوالوں کے صحیح اور درست مطلب کو موڑ توڑ کر اِن کے اُلٹے معنی نکال لیتے ہیں اور وُہ اِس طرح کرتے ہیں کہ صرف ایک ہی آیت یا حوالے کو لے لیتے ہیں اور نہ ہی اس کے سیاق و سباق کو دیکھتے ہیں اور نہ ہی زیر بحث مسئلہ کے بارے میں بائبل کی کلّی تعلیم پر نظر ڈالتے ہیں۔ اُن کی ایسی چالوں کی ایک مثال فلپیوں ۲ : ۶ کی تفسیر ہے "اگرچہ خُدا کی صورت پر تھا۔ خُدا کے برابر ہونے کو قبضہ میں رکھنے کی چیز نہ سمجھا" اس حوالے میں آگے یُوں ہے کہ "بلکہ اپنے آپ کو خالی کر دیا اور انسانوں کے مشابہ ہو گیا" (آیت ۷) اور کسی دن ہر ایک گھٹنا اُس کے آگے جھکے گا۔ اور اقرار کرے گا۔ کہ فی الحقیقت وُہ سب کا خُداوند ہے (آیت ۱۱) چھٹی آیت کے سیاق و سباق سے بالکل صاف ہے۔ کہ اس آیت کا مطلب ہے کہ مسیح خُدا کے برابر ہے۔ لہٰذا برابری کے لئے اُسے کاوش یا جستجو کی ضرورت نہ تھی۔ اور پولوس رسُول کا بھی یہی مطلب

تھا۔ کیونکہ وُہ آگے کہتا ہے کہ مسیح نے "اپنے تئیں خالی کر دیا" اور اپنے آپ کو فرض کر دیا"۔ یعنی کہ اُس نے اپنی ارضی زندگی میں اپنے آپ کو اپنے جائز جلال سے خالی کر دیا" (دیکھئے یُوحنّا ۱۷: ۵) اگر وُہ خُدا نہ تھا تو کس چیز سے اپنے آپکو خالی کر دیا۔ "یہوّاہ کے گواہ" صرف چھٹی آیت ہی کو لیتے ہیں۔ اور اِس کو موڑ توڑ کر مطلب نکالتے ہیں۔ کہ کیونکہ یسُوع ایک مقرّب فرشتہ تھا اِس لئے اُس نے اپنے آپ کو خُدا کے برابر کرنے کی کوشش نہ کی۔ جو کبھی کوئی چھٹی آیت کے متن کو دیکھے گا اور کلام پاک کے مندرجہ بالا حوالوں پر غور کرے گا۔ تو مطمئن ہو جائے گا کہ "یہوّاہ کے گواہوں" کی یہ تفسیر بالکل غلط اور خلافِ عقل ہے۔

خُداوند یسُوع مسیح کے متعلق بائبل مقدّس کی صاف اور سیدھی تعلیم سے انحراف کرنے کی دُوسری حیلہ سازی جو کہ "یہوّاہ کے گواہ" استعمال کرتے ہیں یہ ہے کہ وُہ بائبل کی یا تو عبارت کو بدل دیتے ہیں یا اُس کے ترجمے کو تبدیل کر دیتے ہیں۔ سائنسدانوں اور عالموں نے یُونانی کے قدیم نسخوں کا مطالعہ کیا ہے اور اِس نتیجہ پر پہنچے ہیں کہ بائبل کے موجودہ ترجمے بالکل اصل کے مطابق ہیں اور یہ وُہی ہیں جو رسُولوں نے خُداوند کی ہدایت کے تحت لکھے تھے۔ مثال کے طور پر کئی صدیوں سے یُونانی عالم اِس بات پر متفق ہیں کہ یُوحنّا کے پہلے باب کی پہلی تین آیات سکھاتی ہیں کہ "کلمہ خُدا تھا" اور اگر ان آیات کو یُوحنّا ۱: ۱۴ کے ساتھ پڑھا جائے تو مطلب نکلتا ہے کہ مسیح خود خُدا تھا جس کے وسیلے سے سب چیزیں پیدا ہُوئیں اور وُہ ابدالآباد ہے۔ "یہوّاہ کے گواہوں" میں سے کچھ ایسے ہیں جو کہ یُونانی عالم ہونے کا دعوےٰ تو کرتے ہیں لیکن اُن کو کوئی دُوسرا یُونانی عالم تسلیم نہیں کرتا۔ اُن کے بانی کی یُونانی کے بارے میں لاعلمی تو ہم پہلے ہی دیکھ چکے ہیں۔ ان خود ساختہ عالموں نے اپنے آپ ہی فتوےٰ دے دیا ہے۔ کہ دیگر تمام عالم غلط ہیں اور یُوحنّا کے پہلے باب کی پہلی اور دُوسری آیات میں

"ٹھیکو"، کے معنی خدا نہیں۔ بلکہ اُس کے معنی ایک "دیوتا" کے ہیں۔ یُونانی الفاظ کے اِس خاص استعمال کا اصطلاحی ثبوت سراسر "یہواہ وِٹنس" کے خلاف ہے۔

یہ لوگ جو کہ انکار کرتے ہیں کہ خدا مجسّم ہُوا اور یسُوع مسیح میں ظاہر ہُوا۔ کلام پاک کے جن جن خیالات سے اُن کو اتفاق نہیں اُس کی اُلٹی سیدھی تفسیریں کر لیتے ہیں باغِ عدن میں شیطان نے بھی یہی حربہ استعمال کیا۔ یہ لوگ دعوے کرتے ہیں کہ جب تک مسٹر رسّل پیدا نہ ہُوا اُس سے قبل کئی صدیاں کلیسیا میں سے کسی نے بھی سچائی کو حاصل نہ کیا۔ لیکن قابلِ غور بات ہے کہ اگر وُہ بائبل مقدّس کے کئی حوالوں کے معانی کو بدل ڈالیں تو کیا وُہ خود جھُوٹے اور دروغ گو نہیں؟ خُداوند کی آواز کو سُنئے جس نے فرمایا۔ "ہر ایک رُوح کا یقین نہ کرو۔ بلکہ رُوحوں کو آزماؤ ——————" کیونکہ بہت سے جھُوٹے نبی دُنیا میں نکل کھڑے ہُوئے ہیں۔" اور اِس کی جانچ مسیح کی الوہیت ہے (۱ یُوحنّا ۴: ۱-۳)

مسیح کے بارے میں کلام پاک کی تعلیم کا انکار کرتے ہوئے "یہواہ کے گواہ"۔ ایک بے بنیاد نظریہ پیش کرتے ہیں۔ کہ مسیح مقرب فرشتہ میکائیل ہے۔ کلام پاک میں کوئی ایسا حوالہ نہیں جو کہ اِس من گھڑت نظریہ کی تائید کرے۔ لیکن یہ حضرات چند ایک آیات دانی ایل نبی کی کتاب میں سے پیش کرتے ہیں (۱۰: ۱۳، ۱۰: ۲۱ اور ۱۲: ۷) اور یہوّاہ کے اِس نظریے کے خلاف کہ مسیح ایک فرشتہ ہے کلسیوں کے خط میں صاف صاف ثابت ہے (دیکھئے ۱: ۱۵-۱۹، ۲: ۱۸، پھر عبرانیوں ۱: ۱-۴، خصُوصاً ۱: ۵) اِن حوالوں کا بغور مطالعہ کیجئے اور تسلّی کر لیجئے کہ خُداوند مسیح کے ایّام سے لے کر کلیسیا نے کلام پاک کی جو تعلیم ہمیں دی ہے کہ یسُوع مسیح مخلوق نہیں۔ ایک فرشتہ نہیں بلکہ خُدا باپ کا ازلی بیٹا ہے۔ دُرست اور راست ہے۔

"یہوواہ کے گواہ" مسیح کی الوہیت کے انکار پر ہی اکتفا نہیں کرتے بلکہ پاک رُوح کے بھی مُنکر ہیں۔ وُہ کہتے ہیں کہ پاک رُوح ایک قُوت یا اثر ہے جو کہ خُدا اپنی رضا و رغبت سے عمل میں لاتا ہے۔ اعمال کی تمام کی تمام کتاب اس بدعت کی تردید کرتی ہے۔ اور پاک رُوح کو ایک شخصیت ثابت کرتی ہے۔ دیگر اور کئی حوالوں سے بھی تردید ہوتی ہے۔ مثلاً دیکھئے افسیوں ۴: ۳۰ "خُدا کے پاک رُوح کو رنجیدہ نہ کرو" (ہم کسی شخصیت کو ہی رنجیدہ کر سکتے ہیں) ا۔کرن ۱۲: ۱۱ "لیکن یہ سب تاثیریں وُہی ایک رُوح کرتا ہے اور جسکو جو چاہتا ہے بانٹتا ہے" (پاک رُوح قُوتِ ارادہ رکھتا ہے جو کہ شخصیت کی ایک اور صفت ہے۔ یُوحنا ۱۴: ۲۶، ۱۶: ۷-۱۵۔ عبرانیوں ۹: ۱۴ (ان حوالوں سے ثابت ہوتا ہے کہ پاک رُوح ابدی ہے)۔ پیدائش ۶: ۳۔ یُوحنا ۴: ۲۳-۲۴، ۲-کرن ۳: ۱۷ اور کئی حوالے ہیں جو کہ پاک رُوح کو ایک شخصیت ثابت کرتے ہیں۔

جو شخص بائبل مقدّس کا بغور مطالعہ کرے اُس پر روشن ہو جائے گا کہ کلام پاک میں تثلیث کے یعنی باپ۔ بیٹے اور رُوح پاک کے متعلق کئی حوالے ہیں۔ گو لفظ تثلیث نہیں پایا جاتا (مثال کے طور پر دیکھئے ۲-کرن ۱۳: ۱۴۔ متّی ۲۸: ۱۹، یُوحنا ۱۵: ۲۶ (مسیح باپ اور پاک روح باہم وابستہ ہیں) یسعیاہ ۴۸: ۱۶، یسعیاہ ۴۰: ۳، کے ساتھ ملا کر پڑھئے اور متّی ۳: ۱۶-۱۷ اور لُوقا ۱: ۳۵، علاوہ ازیں اور بھی کئی حوالے ہیں۔ اِس کتابچے میں جو حوالے دیئے گئے ہیں۔ مسیح کی الوہیّت اور پاک رُوح کو ثابت کرتے ہیں) اور ان سے ہم بآسانی یہ نتیجہ اخذ کر سکتے ہیں کہ کلام پاک کی یہ قطعی تعلیم ہے کہ خُدا صرف ایک ہی خُدا ہے۔ اُس کے تین اقنوم ہیں۔ اور ان میں ہر ایک حقیقی خُدا ہیں۔ مگر ایک عجیب طریقے سے، اُن کے ظہور جُدا جُدا ہیں۔ مسیح خُدا ہے۔ اور پاک رُوح خُدا ہے اور خُدا کو باپ بھی کہا جاتا ہے۔ "یہوواہ کے گواہوں" کے لئے ان حقیقیوں کے انکار کا

بہانہ اور کوئی نہیں سوا اِس کے کہ ایک " نفسانی آدمی خُدا کے رُوح کی باتیں قبول نہیں کرتا۔" ۱۔کرن ۲ : ۱۴)

کفّارہ:-

۲۔پطرس ۳ : ۱۵-۱۶ کے مطابق جاہل اور بے قیام لوگ کلام پاک کے معانی کو موڑ توڑ کر اپنے لئے ہلاکت پیدا کر لیتے ہیں۔اِس وجہ سے کہ کلام پاک کے حصّے سمجھنے دُشوار ہیں۔گو بائبل مقدس نجات کے بارے میں سیدھی سادھی تعلیم دیتی ہے۔تاہم اِس میں کُچھ مشکل باتیں بھی پائی جاتی ہیں چونکہ " یہوّاہ کے گواہ " یسُوع مسیح کی الوہیّت کا انکار کرتے ہیں۔اِس لئے یہ تعجب کی بات نہیں کہ وُہ نجات کی اور کفّارہ کی حقیقت سے بھٹک جاتے ہیں۔

حقیقت یہ ہے کہ یسُوع مسیح گنہگاروں کے بدلے مُوا (۱۔کرنتھیوں ۱۵ : ۳-۴ ، یسعیاہ ۵۳ باب) بے گُناہ گنہگاروں کے لئے (۱۔پطرس ۳ : ۱۸) اور اپنی جان سب کیلئے فدیہ دی (۱۔تیمتھیُس ۲ : ۵ ، مرقس ۱۰ : ۴۵)۔ ہمارے واسطے گُنہگار ٹھہرایا گیا۔ (۲۔کرن ۵ : ۱۸-۲۱) تاکہ جو کہ ایمان لائے ہمیشہ کی زندگی پائے۔(یُوحنّا ۳ : ۱۴-۱۶)

خُداوند کے متذکرہ بالا کلام سے " یہوّاہ کے گواہوں" کی تعلیم کا مقابلہ کیجئے " اِس شخص یسُوع مسیح کا فدیہ جو کہ اُس نے سب کے واسطے دیا کسی بھی انسان کے لئے نہ ہی ہمیشہ کی زندگی کی ضمانت ہے اور نہ ہی کسی انسان کے لئے باعثِ برکت ہے۔بلکہ یہ تو انسان کو نجات کے لئے صرف دُوسرا موقع دیتا ہے۔" دُوسرے لفظوں میں " یہوّاہ کے گواہوں" کا مطلب یہ ہے کہ جو زندگی آدم کے گُناہ کرنے سے کھو گئی تھی کفّارہ صرف اُس زندگی کو مسلسل قائم رکھنے کا حق دیتا ہے۔لیکن نجات

نہیں بخشتا۔ اُن کے "نظریے" کے مطابق انسان اپنے نیک اعمال سے بہشت میں جانے کا مستحق ٹھہرتا ہے۔ سو یہ بھی ایک غلط تعلیم ہے کہ انسان اپنے نیک اعمال سے بچتا ہے۔ حالانکہ بائبل مقدس بار بار سکھاتی ہے۔ کہ نجات خُدا کے فضل سے ملتی ہے۔ اور اپنے اعمال سے نہیں۔ افسیوں ۲: ۸-۱۰ کے مطابق ہم کو ایمان کے وسیلہ سے فضل ہی نجات ملتی ہے۔ اور نیک اعمال نجات کا نتیجہ ہیں۔ علاوہ ازیں بائبل مقدس میں موت کے بعد دُوسرے موقع کے دیئے جانے کا کوئی ذکر نہیں "اب قبولیت کا وقت ہے دیکھو یہ نجات کا دن ہے" (۲-کرن ۶: ۲)

کفارہ کے متعلق "یہواہ کے گواہوں" کا جھوٹا عقیدہ یسُوع مسیح کی الوہیت کے انکار کا نتیجہ ہے۔ چونکہ انکا دعویٰ ہے کہ خداوند مسیح محض ایک فرشتہ تھا جو کہ مجسم ہُوا۔ اس لئے وُہ ماننے پر مجبُور ہیں کہ بنی نوع انسان کی خلاصی کو خریدنے کے لئے اُسکی موت کی خاص وقعت نہیں۔ اس کے برعکس وُہ تعلیم دیتے ہیں کہ مسیح کا کفارہ گناہوں سے خلاصی بخشنے سے قاصر ہے۔ اور انسان کو صرف دُوسرا موقع دلا سکتا ہے اور موت کے بعد یہ انسان پر منحصر ہے کہ اِس موقع کو قبُول کرے یا نہ کرے۔ مگر ہم دیکھیں گے کہ اِس موضوع پر بائبل کیا کہتی ہے۔

۲-کرنتھیوں ۵: ۱۸-۲۱ میں ذکر ہے کہ "خُدا نے مسیح کے وسیلہ سے اپنے ساتھ ہمارا میل ملاپ کر لیا" اور مسیح کو "ہماری خاطر گنہگار ٹھہرایا تاکہ ہم اُس میں ہو کر خدا کی راستبازی ہو جائیں" رُومیوں ۳: ۲۱-۲۶ میں لکھا ہے "وُہ (گنہگار جو ایمان لائے) اُس کے فضل کے سبب سے اُس مخلصی کے وسیلے سے جو یسُوع مسیح میں ہے مفت راستباز ٹھہرائے جاتے ہیں۔ اُسے خُدا نے اُس کے خُون کے باعث ایک ایسا کفارہ ٹھہرایا جو ایمان لانے سے فائدہ مند ہو" ۱-پطرس ۱: ۱۸-۲۰، ہمیں بتاتا ہے کہ ہماری خلاصی کی قیمت کیا تھی۔ یہ سونا چاندی نہ تھا۔ بلکہ "ایک بے عیب

اور بے داغ برّے یعنی مسیح کے بیش قیمت خون سے، اُس کا علم تو بنائے عالم سے پیشتر سے تھا"۔ یُوحنّا ۱: ۲۹ میں یُوں پایا جاتا ہے۔" خُدا کا برّہ جو دُنیا کا گُناہ اُٹھا لے جاتا ہے"۔ ۱-یُوحنّا ۲: ۲ -" وُہی (یعنی مسیح) ہمارے گناہوں کا کفّارہ ہے اور نہ صرف ہمارے گُناہوں کا بلکہ تمام دنیا کے گناہوں کا" اور رُومیوں ۵: ۹-۱۱ میں یُوں مرقوم ہے:" اب ہم اُس کے خُون کے باعث راستباز ٹھہرے ہیں —— تو خُدا سے اُس کے بیٹے کی موت کے وسیلہ سے ہمارا میل ہوگیا"۔ اِس آیت میں فعل ماضی کا استعمال ملاحظہ ہو۔ کلام کا یہ حِصّہ بھی ظاہر کرتا ہے کیونکہ خُدا نے ہم سے ملاپ کرلیا ہے۔ اور مسیح کی قُربانی سے اپنی نظر میں قبُول کرلیا ہے تو ہم خوشی منا سکتے ہیں۔ اور یقین رکھ سکتے ہیں کہ آنے والے انصاف کے دن مسیح کے مردوں میں سے جی اُٹھنے کی وجہ سے ہماری نجات کامل ہو جائے گی۔ خُدا کے نکتۂ نظر سے نجات کا کام مکمّل ہو چکا ہے کیونکہ یہ کام کلوری پر پُورا ہوگیا تھا (یُوحنّا ۱۹: ۳۰) مگر ہمارے انسانی نظریہ سے ہمیں گناہوں کی موجودگی سے پُورے طور پر نا حال بچنا ہے۔ جب تک کہ اُس کی راستبازی میں ملبّس ہو کر اُس کے حضُور آسمان پر نہ چلے جائیں۔ مکاشفہ ۱۹: ۲-۹۔ بائبل اور کئی حِصّے گنہگاروں کے لئے مسیح کی موت کی تعلیم دیتے ہیں۔ مثال کے طور پر دیکھئے۔ یسعیاہ ۵۳، کلسیوں ۲: ۱۱-۱۴۔ مکاشفہ ۱: ۵-۶ عبرانیوں ۹: ۱۲، ۱۴، ۲۶-۲۸ وغیرہ وغیرہ

کلام کے یہ حِصّے صاف طور پر یہ تعلیم دیتے ہیں کہ مسیح کی موت گُناہوں سے خلاصی پانے کے لئے بالکل مؤثر ہے اور جو کوئی مسیح کو اپنا نجات دہندہ مانتا ہے۔ اُس کے واسطے معافی حاصل کرنے۔ ہمیشہ کی زندگی پانے اور راستبازی حاصل کرنے کے لئے بالکل کافی ووافی ہے۔ اگر ان حصّوں کا یہ مطلب نہیں، تو اُن کے الفاظ بے معنی ہیں۔

اِس موضوع پر آخری حوالہ عبرانیوں ۱۰: ۱۲-۱۴ پڑھیئے جو بتاتا ہے کہ "مسیح ہمیشہ کے لئے گناہوں کے واسطے ایک ہی قربانی گذران کر خُدا کی داہنی طرف جا بیٹھا۔ کیونکہ اُس نے ایک ہی دفعہ قربانی چڑھانے سے اُن کو ہمیشہ کے لئے کامل کر دیا۔ اِس کا یہی مطلب ہو سکتا ہے کہ مسیح کی موت نے ہمارے لئے نجات خرید لی ہے۔ کلام کا یہ حِصّہ ہمیں تنبیہ کرتا ہے کہ ہم "خُون" کو اور خُدا کے بیٹے کی قُربانی کو ایک معمولی چیز نہ سمجھیں۔ ۲۹ ویں آیت کہتی ہے "خیال کرو کہ وُہ شخص کسقدر زیادہ سزا کے لائق ٹھہریگا۔ جس نے خُدا کے بیٹے کو پامال کیا اور عہد کے خُون کو جس سے وُہ پاک ہُوا تھا ناپاک جانا اور فضل کے رُوح کو بے عزت کیا۔" "یہوّاہ کے گواہ" مسیح کے کفّارے اور تثلیث سے انکار کر کے اِس آیت کی رُو سے ملعُون ٹھہرتے ہیں۔ معزز قارئین آپ اُن میں سے نہ ہوئیے جو کہ خُدا کے پاک کلام سے گمراہ ہو جاتے ہیں۔ بلکہ ایمان میں مضبُوط رہیئے اور اپنی جان کو بچائیے (عبرانیوں ۱۰: ۳۹)

آپ معلوم کر سکتے ہیں کہ بائبل کیا کہتی ہے اور اندازہ کر سکتے ہیں کہ "یہوّاہ کے گواہوں" کے عقائد مسیح اور مسیح کی قُربانی کے متعلّق جو کہ اُس نے کلوری پر دی۔ کلام پاک کے کتنے برعکس ہیں۔ جو لوگ آپ کے ایمان کو تباہ کرنے کو آتے ہیں اُن کے جھانسے میں نہ آجائیے۔ وُہ کلام کے حِصّوں کو موڑ توڑ کر تفسیریں کریں گے تاکہ اپنے نظریوں کو قائم رکھ سکیں۔ اور شاید وُہ آپ سے ایسے سوال پُوچھیں جن کا آپ جواب نہ دے سکیں۔ لیکن آپ خُداوند کے کلام کی سادہ تعلیم پر قائم رہیئے۔ یہ وُہی تعلیم ہے جو کہ رسُولی کلیسیا سے لیکر اب تک مروّج ہے۔

قیامت:-

"یہوّاہ کے گواہ" بڑی دلیری سے مسیح کے جسمانی طور پر جی اُٹھنے کے منکر ہیں۔

وہ کہتے ہیں کہ "خدا نے جیسے مُوسیٰ کے جسم کو غائب کر دیا تھا۔ ویسے ہی مسیح کے جسم کو بھی۔ وُہ کہتے ہیں کہ مسیح بطور انسان کے قتل کیا گیا۔ بطور ایک اعلیٰ رُوح کے مُردوں میں سے جلا دیا۔"

لیکن بائبل اِس بارے میں بیّن طور پر بتاتی ہے کہ مسیح جسمانی طور پر جلایا گیا۔ گو یہ تبدیل شدہ جسم تھا۔ لیکن یہ جسم تھا جو گوشت اور ہڈیوں پر مشتمل تھا۔ اور اِس بات کی مسیح نے لوقا ۲۴ : ۳۹-۴۴ میں تصدیق کی۔ مسیح نے لُوقا کو کہا میرے جسم کو اور زخموں کو چھُو۔ دیکھئے یُوحنّا ۲۰ : ۲۵-۲۷۔ ۱۔کرن ۱۵ : ۳۵-۵۰ میں پولوس رسُول ہمیں بتاتا ہے کہ ایماندار بھی جسموں کے ساتھ اُٹھائے جائیں گے گو یہ متفرق قسم کے ہونگے۔ اور جسمانی نہ ہوں گے۔ بلکہ روحانی ہوں گے۔ تاہم جسم ضرور ہوں گے۔ ۱۔کرن کے ۱۵ ویں باب میں تمام دلائل کا منطق اِس حقیقت پر مبنی ہے۔ کہ مسیح جسم سمیت جی اُٹھا تھا۔ اِس ضمن میں بھی کلام مقدّس واضح طور پر بتاتا ہے کہ "یہوّاہ کے گواہوں" کا نظریہ صحیح عقیدے کے منافی ہے۔

اِس غلط نظریے کی وجہ کیا ہے؟ اِس کا سبب یہ ہے کہ "یہواہ کے گواہ" محض انسانی دلائل برتتے ہیں۔ اور ۱۔پطرس ۳ : ۱۸ پر ہی اکتفا کرتے ہیں۔ اور قیامت کے متعلق بائبل کے دیگر حوالوں کو نظر انداز کر دیتے ہیں۔ ۱۔پطرس ۳ : ۱۸ کہتا ہے "وُہ (یعنی مسیح) جسم کے اعتبار سے تو مارا گیا لیکن رُوح کے اعتبار سے زندہ کیا گیا۔" اگر کلام پاک میں اِس موضوع پر صرف یہی آیت ہوتی تو ہم کسی آدمی کی اِس غلط فہمی کو نظر انداز کر دیتے۔ لیکن جب اِس آیت کو رُومیوں ۸ : ۱۱ سے ملا کر پڑھیں جو کہتی ہے "جس نے مسیح کو مُردوں میں سے جلایا ——— وُہ تُمہارے فانی بدنوں کو بھی اپنے اس رُوح کے وسیلہ سے زندہ کریگا ———"، تو ہم یہی نتیجہ اخذ کرتے ہیں کہ مسیح روح کے

وسیلہ سے جلایا گیا۔ سو اگر بائبل خود اپنی تردید نہیں کرتی تو ۱۔پطرس ۳:۱۸
کا اِس کے سوا اور کوئی مطلب نہیں کہ خُدا نے مسیح کو ایک رُوحانی شخصیت
بنایا لیکن اُسے اپنے رُوح سے زندہ کیا بطور ایک مشیر کے۔

مندرجہ ذیل آیات کو پھر پڑھیئے اور بائبل کی صحیح تعلیم کے بارے میں
تسلّی کر لیجئے۔

متّی ۲۸۔مرقس ۱۶۔یُوحنّا ۲۰۔۲۱، لُوقا ۲۴، ۱۔کرنتھیوں ۱۵، رُومیوں
۱:۴، فلپیوں ۳: ۲۰۔۲۱۔یُوحنّا ۲: ۱۹۔۲۲، ۱۔یُوحنّا ۳: ۱۔۳ اور
۱۔تھسلنیکیوں ۴: ۱۴۔۱۸۔

الٰہی اجر:-

"یہوّاہ کے گواہوں" نے بائبل کی تعلیم کو یہاں تک بگاڑا ہے کہ اِس کے
متعلق کئی کتابیں لکھی جا سکتی ہیں۔ اور کئی لکھی جا چکی ہیں جن میں ان کی بدعتوں کو
بے نقاب کیا گیا ہے اور اُن کی وضاحت کی گئی ہے۔

چُونکہ "یہوّاہ کے گواہ" اپنے عقلی خصائل کے سبب سے جو وُہ خُدا
سے منسُوب کرتے ہیں۔ بائبل کی تشریح کر کے اُس کے فوق الفطرت ہونے
سے انکار کرتے ہیں۔ لٰہذا اِس طرح سے وُہ مسیح کی الوہیّت اور اُس کی فوق
الفطرت موت سے بھی آسانی سے انکار کر سکتے ہیں۔ اِسی بنا پر وُہ اُس الٰہی
غضب سے جو کہ خُداوند کی نجات کی پلان کو رد کرنے والوں پر نازل ہوتا ہے انکار
کرتے ہیں۔ "یہوواہ کے گواہ" یہ بھی دعویٰ کرتے ہیں کہ انسان کوئی ایسی شئے نہیں
کہ ابدی سزا بھگت سکے اور نہ ہی دوزخ ہے اور نہ ہی ایسی کوئی ایذا رساں جگہ
بہ نظر بے خداوند کی پلان سے باغی ہونے والوں کے لئے بہت تسلّی وُہ ہیں۔ لیکن

ایسے نظریے خُداوند کے الہامی کلام کے برعکس ہیں۔

"یہوواہ کے گواہوں" کا یہ بھی عقیدہ ہے کہ "انسان ایک جان ہے اور اُس میں رُوح نہیں ہوتا"۔ یہی وجہ ہے کہ انسان ابدی سزا کا حامل نہیں ہو سکتا اُن کا یہ نظریہ پیدائش ۲:۷ پر مبنی ہے جس میں لکھا ہے "کہ انسان جیتی جان ہُوا"، جس طرح یہ آیت صحیح اور برحق ہے اُسی طرح کلام کے دُوسرے حصّے بھی درست اور راست ہیں۔ مثال کے طور پر زبُور نویس اکثر اپنی جان کو میری جان کہہ کے پکارتا ہے جس سے مُراد ہے کہ اُس کی جان تھی۔ دیکھئے زبُور ۶:۳، ۲۳:۳، ۴۹:۱۵، ۶۲:۱، ۵، ۶۶:۱۶، ۱۱۶:۸ وغیرہ وغیرہ۔

اِس تمام حوالوں سے ظاہر ہوتا ہے کہ میری جان انسان کا ایک علیحدہ جُزو ہے جان کا لفظ انگریزی کی بائبل میں قریباً ۴۳۰ بار آیا ہے۔ عبرانی زبان میں بعض اوقات جان کے معنے "زندگی" اور "رُوح" بھی کئے جاتے ہیں۔ ۴۳۰ میں سے "جان" کا لفظ ۲۷۴ مرتبہ مضاف الیہ کے معنوں میں استعمال ہُوا ہے یعنی کسی انسان کی جان۔ ۱۳۵ دفعہ اِس کے معنی ہیں "میری جان" دس دفعہ، "ہماری جانیں" ۵۶ دفعہ "اُس کی جان" ۵۹ مرتبہ "کسی کی جان" اور چودہ مرتبہ "اُس کی اپنی جان" باقی ۵۷ دفعہ یہ لفظ عمُوماً انسانوں کے لئے اور چند مرتبہ حیوانوں کے لئے بھی استعمال ہُوا ہے، آپ پر واضح ہو گیا ہوگا کہ اِس لفظ کے معنی زندہ انسان کے بھی ہیں اور کُچھ ایسی شے کے بھی جو اُس کی تحویل میں ہو القِصّہ بائبل مقدّس ہمیں سکھاتی ہے کہ انسان صرف "جان" ہی نہیں بلکہ 'جان' رکھتا بھی ہے۔ جو کہ ابد تک بچائی جا سکتی ہے یا ابد تک ایذا میں مبتلا رہ سکتی ہے۔

"یہوواہ کے گواہ" اپنے اِس دعویٰ کی کہ دوزخ کوئی چیز نہیں اِس طرح

تفسیر کرتے ہیں کہ موت کے معنے ہیں تباہی۔ نیستی و عدم۔ احساس کا اختتام اور زندگی کا آخر، وہ کہتے ہیں کہ جو کوئی انسان خُداوند کی راہ کو اور برائے نام موقع کو جو کہ موت کے بعد ملتا ہے رد کر دیتا ہے وہ نیست و نابود ہو جائے گا۔ ”اِس کی سزا موت ہے نہ کہ مرجانا۔ اور موت کے معنی ہیں زندگی کی عدم موجودگی اور تباہی“ یہ درست ہے کہ عدالت کے دن بے دین اور گنہگار خُداوند کی حضوری سے محروم کئے جائیں گے۔ وہ مرجائیں گے کیونکہ اُن کے نام برّے کی کتابِ حیات میں نہیں ہوں گے۔ اور وہ ہمیشہ کے لئے خُدا سے جو کہ زندگی کا سرچشمہ ہے دور ہوجائیں گے۔ بائبل مقدس یہ بھی سکھاتی ہے کہ انسانوں کی یہ رُوحیں جو خُدا کو رد کرتی ہیں احساس رکھیں گی کہ کیا ہو رہا ہے اور اس طرح وہ رُوحیں بھی جو کہ خُدا کو قبول کرتی ہیں۔ اب مکاشفہ ۲۰ : ۱۰ کو پڑھیئے جہاں ”آگ کی جھیل“ کو عذاب کی ایک جگہ بتایا گیا ہے۔ اور یہ عذاب ”دن رات ہمیشہ تک“ رہے گا۔ ۱۱ سے لے کر ۱۵ آیت تک پڑھیئے اور ملاحظہ کیجئے یہ سزا اُن کے لئے ہے جنہوں نے یسوع مسیح کے وسیلے سے ہمیشہ کی زندگی حاصل نہیں کی اور اِس وجہ سے اُن کے نام کتاب میں نہیں ہیں۔ یہ آیات اس بات کو صاف طور پر واضح کر دیتی ہیں کہ ابدی سزا ذہنی عذاب ہے۔

مکاشفہ ۱۴: ۹-۱۱ بھی دیکھئے یہاں صاف طور پر بیان کیا گیا ہے کہ کچھ ایسے ہوں گے جو آگ اور گندھک سے دُکھ اُٹھائیں گے۔ اور اُن کے عذاب کا دھواں ابدالآباد اُٹھتا رہے گا۔ اور اُن کو رات دن چین نہ ملے گا۔

کلام کے ایک حصّے کو جس میں ”یہوواہ کے گواہ“ بڑی طرح سے ہیر پھیر کرتے ہیں وہ لُوقا ۱۶ : ۱۹-۳۱ ہے اِس کو آپ بھی پڑھلیں۔ یہ ایک دولت مند آدمی کے متعلق ہے جس نے اپنے بدبخت پڑوسی یعنی بے نوا لعزر پر ذرا ترس نہ کھایا

اور رتّی بھر محبت نہ ظاہر کی۔ جب وہ مرجاتا ہے تو ہم دیکھتے ہیں کہ دولتمند عذاب کی جگہ میں ہے اور اپنے عذاب کا احساس رکھتا ہے۔ اور غریب لعزر ابراہام کی گود میں یعنی بہشت میں۔ اِس کہانی کا مُدعا مسیح نے ۳۰ ویں اور ۳۱ ویں آیات میں دے دیا ہے۔ یعنی کہ جب ہم اِس دنیا میں ہیں تو خُداوند کے کلام پر توجہ دیں کیونکہ کوئی دُوسرا موقع نہیں ہے۔ اور اگر کوتاہی کرتے ہیں تو ایک مُعجزہ بھی ہماری حالت کو نہیں بدل سکتا۔ یہ کہانی موت کے بعد کی زندگی کے بارے میں بھی بتاتی ہے۔ اور اُس سے مسیح کا مطلب ایک تمثیل ہی نہ تھا بلکہ ایک نمُونہ پیش کرنا مطلوب تھا۔ "یہوّاہ کے گواہ" اِس کی یُوں تفسیر کرتے ہیں کہ دولتمند آدمی سے مسیحی مبلغ مُراد ہیں جو کہ اب "یہوّاہ کے گواہوں" کے ذریعے سے سچائی کی منادی کرتے ہیں اور دُکھ سہہ رہے ہیں اور مفلس سے مسیح کے بدن کے وُہ حصّے مُراد ہیں جو تمام منظم مذہبوں کو خیرباد کہہ دیتے ہیں اور خُدا کے کلام کے ذریعے مہربانی اور تسلّی پاتے ہیں۔" اگرچہ یہ سراسر غلط ہے لیکن جو شخص بائبل کی تفسیر سے لاعلم ہو شاید یہ اُس کو معقول بات نظر آئے۔ تھوڑی دیر کے لئے اگر یہ مان بھی لیں کہ دوزخ کا وجُود نہیں اور "یہوّاہ کے گواہوں کی یہ تفسیر درُست ہے تو کیا یہ تعجب کی بات نہیں کہ مسیح ایک تمثیل کے ذریعے سے ہر زمانہ کے مبشروں کی حالت ایک بے وجُود جگہ یعنی دوزخ سے واضح کرے؟ یہ تفسیر ایک سمجھدار انسان کے لئے جو کہ کھُلے دل سے بائبل کا مطالعہ کرتا ہے اتنی احمقانہ ہے کہ اس پر تبصرے کی ضرورت نہیں لیکن پھر بھی شیطان نے بعض لوگوں کے دلوں کو اندھا کر دیا ہے۔ اور بعضوں کو مشکوک دلائل سے فریب دیا ہے۔

آپ کو مرقس ۹: ۴۳-۵۰ کا مطالعہ کرنا چاہیئے۔ ان آیات پر غور و خوض خوشگوار معلوم نہیں ہوتا۔ لیکن یہ خُداوند کا الہامی کلام ہے اور اسے لازماً

قبول کرنا پڑتا ہے۔ مسیح نے تعلیم دی کہ ایک ابدی عذاب کی جگہ ہے۔ اور جو خُدا کی نجات کو ردّ کرتے ہیں اُس میں پھینکے جائیں گے۔ ہم نے دیگر آیات بھی ملاحظہ کی ہیں۔ مکاشفہ ۲۰: ۱۰-۱۵ سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ وُہ جگہ جس کو دوزخ کہتے ہیں اور "آگ کی جھیل" شیطان اور اُس کے فرشتوں کے لئے بنائی گئی ہے۔ لیکن وُہ انسان جو شیطان کی پیروی کرتے ہیں وُہ بھی وہیں جائیں گے۔ اور اُن کی سزا ابدی عذاب ہوگی۔ اِس مضمون کے بارے میں اگر بائبل کی زبان لفظی نہیں استعاری ہے تو خیال فرمائیے کہ دوزخ کی حقیقت ہمارے تصوّر سے بھی بہت بدتر ہوگی۔

بعض لوگ اعتراض کرتے ہیں کہ خُدا محبت ہے اور وُہ کبھی بھی ایسی سزا نہ دے گا۔ ایسے لوگ بھول جاتے ہیں۔ کہ یہ اُن کے اپنے انکار کی وجہ ہے۔ کہ وُہ سزا پاتے ہیں۔ کیونکہ خُدا "کسی کی ہلاکت نہیں چاہتا"۔ اور "کسی انسان کی موت سے خُوش نہیں ہوتا"۔ (۲۔پطرس ۳: ۹ - حزقی ایل ۱۸: ۲۳) مگر خُدا صرف محبّت ہی کا خُدا نہیں بلکہ انصاف کا بھی خُدا ہے۔ خُدا اتنا پاک و پوتر ہے کہ وُہ نہ ہی گُناہ کو دیکھ سکتا ہے اور نہ ہی اس سے چشم پوشی کر سکتا ہے۔ اور چُونکہ وُہ منصف ہے وُہ اصرار کرتا ہے کہ گُناہ کی تلافی کی جائے (رُومیوں ۶: ۲۳، حزقی ایل ۱۸: ۴) وُہ مہربان خُدا بھی ہے اسی لئے وُہ اپنے بیٹے یسُوع مسیح میں مجسّم ہُوا۔ اُس نے سزا اپنے اُوپر لے لی۔ اور یُوں اُس نے مخلصی کی قیمت خود ادا کر دی یعنی کہ موت گوارا کی۔ وہ ہمارے واسطے گُناہ ٹھہرا تاکہ ہم راستباز ہو جائیں (۲۔کرن ۵: ۲۱) یہ خُدا کی محبّت کا بلند ترین اظہار ہے (رُومیوں ۵: ۸- یُوحنّا ۱۵: ۱۳) اور اِس کے ساتھ ہی اُس کے انصاف اور دانائی کا بھی ثبُوت ہے (رُومیوں ۳: ۲۶، ۱۱: ۳۳) لہٰذا اگر انسان عمداً یعنی جان بُوجھ کر خُدا کی محبّت

کو ٹھکراتا ہے اور اِس نجات کی پلان کو جو اُس کی محبت اور دانائی نے مہیا کی ردّ کرتا وُہ خُدا کو الزام نہیں دے سکتا اگر کوئی اپنی بے ایمانی کے باعث ہمیشہ کے لئے دوزخ میں جھونکا جائے تو اس کا الزام خود اُسی پہ ہے (یوحنا ۱۳:۸) دوزخ میں اُس کو خُدا نہیں دھکیلتا وُہ خود جہنم میں جاتا ہے کیونکہ وُہ نجات کو قبول نہیں کرتا۔

معزّز قارئین آپ کا نام برّے کی کتابِ حیات میں ضرور ہونا چاہیئے مسیح نے کہا "راہِ حق اور زندگی مَیں ہُوں۔ کوئی میرے وسیلے کے بغیر باپ کے پاس نہیں جا سکتا" اگر اب تک آپ نے اُس کو شخصی نجات دہندہ قبول نہیں کیا تو ابھی اُسے قبول کر کے ہمیشہ کی زندگی کے وارث بن جائیں۔ اور گناہ کی سزا سے اور گناہ کے چنگل سے چھٹکارا حاصل کریں۔

اِنتباہ:-

ماقبل بیان سے آپ پر روشن ہوگیا ہوگا کہ "یہوواہ کے گواہ" مسیح اور بائبل کی اصُولی تعلیم سے انکار کرتے ہیں۔ اور کلام مقدّس، خُداوند یسُوع مسیح، کفّارے اور نجات اور ابدی زندگی اور کئی مسئلوں کے بارے میں اصُولاً منحرف ہیں۔ اگر آپ بائبل پر ایمان رکھنے والے مسیحی ہیں تو آپ کا اُن کے بارے میں کیسا روّیہ ہونا چاہیئے؟ آیئے پھر دیکھیں کہ اِس ضمن میں بائبل مقدّس کیا کہتی ہے۔

پولوس رسُول نے گلتیہ کے مسیحیوں کو لکھا۔ گلتیوں ۱: ۶-۹ "مَیں تعجب کرتا ہُوں کہ جس نے تمہیں مسیح کے فضل سے بلایا اُس سے تم اِس قدر جلد پھر کر کسی اور طرح خوشخبری کی طرف مائل ہونے لگے ———— البتّہ بعض ایسے ہیں جو مسیح کی خوشخبری کو بگاڑ دیتے ہیں۔ لیکن اگر ہم یا آسمان کا فرشتہ بھی اُس

خوشخبری کے سوا جو ہم نے تمہیں سنائی کوئی اور خوشخبری تمہیں سُنائے تو ملعُون ہو جیسا ہم پیشتر کہہ چکے ہیں ویسا ہی اب پھر کہتا ہُوں کہ اِس خوشخبری کے سوا جو تم نے قبُول کی تھی اگر کوئی تمہیں اور خوشخبری سُناتا ہے تو ملعُون ہو۔" کیا یہ سنجیدہ الفاظ بالکل صاف ہیں کہ نہیں ؟ ہم سب کو پولوس ایک زبردست تنبیہ کرتا ہے کہ خُداوند کے فضل کے کلام کو بگاڑنے کی کسی شخص کو اجازت نہ دیں۔ اِس کتاب یعنی گلتیوں کی کتاب میں مسیح کی الوہیت (گلتیوں ۴:۴-۵) تثلیث (گلتیوں ۴:۶) مسیح کی موت۔ انسان کے گناہ اور نجات کے بارے میں (گلتیوں ۳:۱۳-۱۴) اور یہ حقیقت کہ ہم اپنے اعمال سے نہیں بچ سکتے۔ (گلتیوں ۳:۲۱-۲۲) اِن تمام کوائف کے بارے میں تعلیم دی گئی ہے۔ جو لوگ " یہوّاہ کے گواہوں " کی مانند انجیل پاک کی تعلیم کو بگاڑتے ہیں۔ ملعون تصوّر ہوں گے۔ وُہ ابلیس کے ایلچی ہیں۔ اگر آپ بائبل کی ہدایت پر چلیں گے تو " یہوّاہ کے گواہوں " کے متعلّق جو کہ آپ کے دروازوں پہ آتے ہیں۔ ایسا ہی نظریہ ہوگا۔

کلام پاک پر نظر ڈالئے اور ۲ یُوحنّا ۷:۱۱۔ یُوحنّا کا دُوسرا خط جو کہ چھوٹا سا ہے۔ زیادہ تر ایمانداروں کے لئے تنبیہ ہے۔ خبردار رہیئے اور فریب میں نہ آجایئے "کیونکہ بہت سے ایسے گمراہ کرنے والے دُنیا میں نکل کھڑے ہُوئے ہیں جو یسُوع مسیح کے مجسم ہوکر آنے کا اقرار نہیں کرتے۔ گمراہ کرنے والا اور مخالفِ مسیح یہی ہے۔ جو کوئی آگے بڑھ جاتا ہے۔ اور مسیح کی تعلیم پر قائم نہیں رہتا اُس کے پاس خُدا نہیں جو اُس کی تعلیم پر قائم رہتا ہے۔ اُس کے پاس باپ بھی ہے اور بیٹا بھی۔ اگر کوئی تمہارے پاس آئے اور یہ تعلیم نہ دے تو اُسے گھر میں نہ آنے دو اور نہ سلام کرو۔ کیونکہ جو کوئی ایسے شخص کو سلام کرتا ہے وُہ اس کے بُرے کاموں میں شریک ہوتا ہے۔"

جیسے کہ ہم نے دیکھا ہے " یہوّاہ کے گواہ " مسیح کے متعلّق بائبل کی تعلیم کو

نہیں مانتے ۔ اس لئے اس کتابچے میں اُنہیں فریبی اور مخالفِ مسیح کہا گیا ہے ۔ اگر کسی وجہ سے بھی آپ اُن کو اپنے گھر میں داخل ہونے دیتے ہیں ۔ تو آپ خُدا کے حکم کی جو کہ ۲ ۔ یُوحنّا ۱۰ ۔ ۱۱ میں ہے کُھلم کُھلا مخالفت کرتے ہیں ۔ ہمیں کہا گیا ہے کہ ہم اُن کو سلام تک نہ کریں ۔ اور نہ ہی کسی طرح اُن کی حوصلہ افزائی کریں تاکہ ایسا نہ ہو کہ ہم اُن کے بُرے کاموں میں شریک ہو جائیں ۔ اس سے زیادہ اور بُری بات کونسی ہو سکتی ہے کہ خُدا کی الہامی مرضی کو جو کہ دُنیا کے لئے ظاہر ہُوئی ہے اُس کی بیخ و بُن سے انکار کر دیں ۔

لہٰذا اِن لوگوں یعنی "یہوّاہ کے گواہوں میں سے کوئی آپ کے دروازے پہ کتابیں وغیرہ لے کر آئے اور بات چیت کرنا چاہے تو آپ کو کیا کرنا چاہیئے ؟ کلام پاک کی روشنی میں آپ کو اُسے کہنا چاہیئے کہ "چلے جاؤ" اور اُس سے کوئی سروکار نہیں رکھنا چاہیئے ۔ یہ بے رُخی مہمان نوازی سے انحراف نہیں ۔ بلکہ خُداوند کے حکم کی تابعداری ہے ۔ آپ کو ایک دھاڑتے ہوئے شیر کو اپنی ہلاکت کے لئے اپنے گھر مدعو نہیں کرنا چاہیئے ۔ کیونکہ "ابلیس گرجنے والے شیر ببر کی طرح ڈھونڈتا پھرتا ہے کہ کسی کو پھاڑ کھائے"۔ (۱ ۔ پطرس ۵ : ۹) اور یہ "یہوّاہ کے گواہ" شیطان کا کام کر رہے ہیں اور بائبل کی تعلیم کو بگاڑ رہے ہیں ۔ سو یاد رکھئے اور اس معاملے میں خُدا کی تابعداری کیجئے ۔

کلامِ پاک کے دیگر حکم کے لئے یہوداہ ۳ ۔ ۷ پڑھئے ۔ جو کہ خُدا کے خالص و پاک کلام کو بگاڑنے کی وجہ سے بے دین اور ملعون ٹھہرائے گئے ہیں ۔ اِن کی ایک خاصیت یہ ہے کہ وہ "ہمارے واحد مالک اور خُداوند یسُوع مسیح کا انکار کرتے ہیں"۔ اُن کی سزا ہلاکت اور ہمیشہ کی آگ (آیت ۷) ہے لیکن وہ اِس کا انکار کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ "ہمیشہ کی آگ" کا تو وجود ہی نہیں ۔

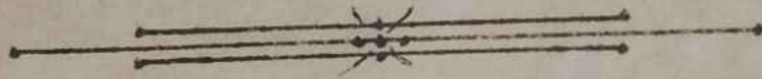
خداوند مسیح کی اپنی تنبیہ جو کہ اُس نے متی ۲۴ : ۲۴ - ۲۷ میں کی اُس کو بھی ملاحظہ کر لیں کہ جھوٹے نبی اُٹھ کھڑے ہونگے اور بعضوں کو گمراہ کر لیں گے۔ "یہواہ کے گواہوں" کا شمار اُنہیں میں ہے۔

بلا شبہ یہ لوگ جتنے بھی کلام کے حصّے اُن کے خلاف ہیں اُن کی تفسیر کر ڈالیں گے۔ اور آپ سے ایسے ایسے سوال پوچھیں گے جن کا جواب جب تک کہ آپ نے مذہبی تعلیم پاس نہ کی ہو نہ دے سکیں گے۔ بحث و تکرار کے ڈھب اُنہیں خوب آتے ہیں۔ اور کئی ایسے حوالے بھی جانتے ہیں جن سے اپنے دعاوی کو ثابت کرنے کی سعی کرتے ہیں۔ یہ حوالے عموماً کلام کے الگ تھلگ حصّے یا آیات ہوتی ہیں۔ جن کا سیاق وسباق یا دیگر آیات کے مطلب سے قطعاً تعلق نہیں ہوتا۔ اُس ضمن میں دیگر آیات یا تو وُہ جانتے ہی نہیں یا قصداً اُن سے پردہ پوشی کرتے ہیں۔ آپ کے ذہن میں آپ کے ایمان کے متعلق شک ڈالنے میں وُہ خُوب مہارت رکھتے ہیں۔ تاوقتیکہ انسان بائبل سے خوب واقف نہ ہو ممکن ہے کہ وُہ اُن کے جھانسے میں آجائے۔ اور کئی اُن سے دھوکا کھا چکے ہوں۔ کیونکہ وُہ اُن کی شائستہ گفتگو اور نقلی علمیّت کے دلدادہ ہو گئے وُہ شیطان کے ایلچی ہیں۔ جنہوں نے اپنے آپ کو ایمانداری کے رُوپ میں ڈھال لیا ہے تاکہ آپ کو سچائی سے برگشتہ کر دیں (۲ کرنتھ ۱۱ : ۱۱-۱۳)۔ رُومیوں ۱۶ : ۱۷-۱۸) میں کہا گیا ہے کہ "وُہ سادہ دلوں کو بہکاتے ہیں۔" اور ۲- پطرس ۲ : ۱-۳ میں کہا گیا ہے کہ "وُہ اُس مالک کا انکار کریں گے جس نے اُنہیں مول لیا تھا۔" چونکہ وُہ کفّارے کا انکار کرتے ہیں۔ کیونکہ اُن کے "اطوار فاسد" ہیں اور "تم کو اپنے نفع کا سبب ٹھہرائیں گے۔"

آخر میں مکاشفہ ۲۲ : ۱۹ دیکھئے۔ "اگر کوئی اِس نبوّت کی کتاب کی باتوں میں سے کچھ نکال ڈالے تو خُدا اُس زندگی کے درخت اور مقدّس شہر میں جن کا اِس کتاب

میں ذکر ہے اُس کا حصہ نکال ڈالے گا۔" "یہوواہ کے گواہ" ہرگز نہ مانیں گے کہ وُہ ایسا کرتے ہیں۔ لیکن اِس کتابچے میں ہم نے کئی مقام پر دیکھا ہے کہ وُہ کئی اُلٹی سیدھی تفسیریں کر کے لفظوں میں سے اصلی مطلب مفقود کر دیتے ہیں۔ لہٰذا وُہ خُدا کی لعنت کے مستحق ٹھہرتے ہیں۔

عزیز قارئین! ہوشیار رہیئے، جب آپ "یہوواہ کے گواہوں" سے بحث کر رہے ہوں تو آپ گوشت اور خُون کُشتی نہیں لڑ رہے۔ افسیوں ۶: ۱۱ ہمیں بتاتا ہے کہ ہم تیار رہیں تاکہ شیطان کے منصُوبوں کے مقابلہ میں قائم رہ سکیں۔ کیونکہ ہمارا مقابلہ اس سے ہے۔ یہی وجہ ہے کہ خُداوند اپنے کلام میں صاف طور پر حُکم دیتا ہے، کہ "یہوواہ کے گواہوں" کی نوعیت کے بدعتی لوگوں سے بالکل سروکار نہ رکھیں برعکس اِس کے آپ بائبل کا خوب احتیاط سے مطالعہ کریں۔ اور سچائی کو جانیں تاکہ آپ شیطان کے پھندے میں نہ آجائیں۔ اور جھُوٹی باتیں ماننے نہ لگ جائیں ؎



ڈاکٹر ڈیوڈ ڈائی نے مسیحی اشاعت خانہ پریس -
۳۶ فیروز پور روڈ - لاھور - سے چھپوا کر شائع کی -